آقا شیخ الشریعۃ اصفہانی

اوراقِ پارینہ

حادثہ نجف اشرف

ذیل کا مضمون اس حقیقت کا شاہد ہے کہ ہر ابتلا کے مواقع پر سنی اور شیعہ ایک دوسرے کے دمساز رہتے تھے۔ دوسرے یہ کہ عربوں کی ہر مصیبت پر مسلمانانِ متحدہ ہندوستان تڑپ اٹھا کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ فرنگی سامراج کا جور و ستم مسلمانوں کے تمام طبقات پر عام تھا۔

آہ، ایک زمانہ تھا جب مظلوموں کے جسم تہہ زمین چھپانے اُن کے کارناموں پر پردۂ خفا ڈالنے اُن کے مصائب کی داستانیں مٹانے اور نشانہائے قبور تک پامال کرنے کے لیے بے ایمانوں کے جتھے، خبیثوں کے گروہ اور لعینوں کے دستے سرزمین عراق عرب، مدینہ و مکہ اور شام و نینوا میں پھرا کرتے تھے۔ ان ہی واقعات کو روشنی میں لانے کے لیے 'قرات' پردۂ تقدیر سے عالمِ ظہور میں آیا تھا۔ مگر حیف صد حیف کہ انھیں کے شیعہ، انھیں کی دوستی کے دعویدار۔ انھیں کی محبت کے زبانی راگ گانے والے واقعاتِ نجف اشرف پر ابلہ فریبی کے پردے ڈالنے کی فکر میں مصروف ہیں۔ جو بیانات تردید میں شائع ہو رہے ہیں وہ ایسے خوفناک حربے ہیں جو دشمن کے ہاتھ میں اپنے ہی گلے کاٹنے کے لیے دیے جا رہے ہیں۔

فرات آج آخری دفعہ یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ عوام الناس پر دام تزویر بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے پھینکا جا رہا ہے۔ بالکل جاہل ہی نہیں بلکہ اوسط عقل کے آدمی بھی اس میں پھنس سکتے ہیں۔ چنانچہ بعض تحریرات کو جو تردید واقعۂ نجف میں شائع ہو چکی ہیں۔ تمہارے ایمان کے دشمن۔ اسلام کے حریف۔ عزت کے خواہان، آبرو کے ڈاکو جمع کر رہے ہیں۔ ان پر ہزاروں روپیہ صرف کر کے پھیلایا جا رہا ہے اور پھیلایا جائے گا۔ تم سو رہے ہو اور سوتے رہ جاؤ گے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ "نجف پر کچھ نہیں ہوا" جس کے معنی یہ ذہن نشین کر اسے جاتے ہیں کہ قبۂ مبارکہ نجف اشرف پر کچھ نہیں ہوا۔ مگر تمام سرزمین نجف مظالم سے محفوظ ہے اس پر کوئی حلف نہیں اٹھایا جاتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بغداد و بصرہ چھوڑنے سے پہلے اس پر حلف لے لیا جاتا ہے اور نصف حق گوئی وہیں ضمانت رکھوالی جاتی ہے۔

قیامت قریب ہے۔ جس کا لقب قاطع البرہان ہے اس کے ظہور کا زمانہ نزدیک ہے۔ وقت معین کرنا حرام ہے۔ لیکن ان واقعات کا حقیقی انکشاف اسی وقت ہوگا اور زبان شمشیر سے ہوگا اس وقت بتایا جائے گا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا۔ آہ عراق کے مصائب، نجف کی مصیبتیں۔ مسجد کوفہ کی بربادیاں ہلف اٹھا کر بیان کرنے والے سرکار شریعت مدار آقا میرزا محمد تقی شیرازی مجتہد اعظم عراق طاب ثراہ اور حجۃ الاسلام حضرات آقای شیخ الشریعۃ اصفہانی اعلی اللہ مقامہ صدمہ اٹھا اٹھا کر مر گئے ورنہ وہ بتاتے کہ ان پر کیا گزری اور کیونکر داعی اجل کو انھوں نے مصائب میں لبیک کہا۔ مؤخر الذکر حضرت اصفہانی کا ایک خط جو انگریزوں کے جواب میں اخبارات عربیہ میں طبع ہوا تھا اور جسے الحقیقۃ سے اخبار استخر (شیراز) نے بزبان فارسی شائع کیا تھا اسی آخری اخبار کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا جس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ مومنین پہلے کلیجہ سنبھال لیں اور پھر ایمان سے لبریز قلب پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں مگر کامل صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھٹنے پائے۔ (ترجمہ از جرائد بیروت)

(ابو القلم منیر زیدی الواسطی دہلوی، ایڈیٹر رسالہ فرات)

حکومت انگلستیہ عراق عرب نے شیخ الشریعۃ اصفہانی کے نام ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ایک خط پھکوایا تھا۔ آنجناب اُن بزرگترین علمائے عراق میں سے تھے جو وہاں بزمانہ شورش قیام پذیر تھے۔ اس خط میں شیخ بزرگوار سے مصالحت، سپردگی عراق اور آتش شورش بجھانے کی درخواست کی گئی تھی۔ حضرت معظم نے خط مذکور کا جو جواب بلیغ ارشاد فرمایا تھا وہ ذیل میں اخبار لسان العرب سے نقل کیا جاتا ہے:

"تمھارے اس خط کے مضمون سے جو تم نے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے بعض مقامات پر پھینکا ہے اور اخبار العراق میں جس کی اشاعت کی ہے ہم آگاہ ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا جواب سننے کے لیے تم گوش برآواز ہو۔ تعجب اس بات کا ہے ہم تو پہلے ہی تمھاری ان طفل تسلیوں کو پیش نگاہ رکھ کر اس سے پہلے کہ تم ان خطوں کو ہوا میں اڑاؤ مکرراً جواب میں سبقت کر چکے اور اپنے نصائح تم تک پہنچا چکے تھے۔ ہم نے تمھیں پہلے ہی جتا دیا تھا کہ رشتۂ تعلقات منقطع ہونے اور موقع ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے واقعہ کے تدارک پر آمادہ ہو جانا چاہیے اور پیش آیندہ خطرناک شبہات کا انتظام اور پیش بندی کر لینی چاہیے۔

بغیر شک و شبہ تم جانتے ہو کہ عراق کیا چاہتا ہے اور عراقی کیا کہتے ہیں۔ یہ بھی تمھیں اچھی طرح معلوم تھا کہ ان تمام امور کا تدارک صرف ایک امر پر منحصر ہے کہ عراقیوں نے جن حقوق کا مطالبہ تم سے کیا ہے تم انھیں پورا کر دیتے۔ لیکن تم یہ تو کیا کرتے بخلاف اس کے تم نے ان کے حقوقِ واقعی کی ضبطی اور قبضۂ مخالفانہ کے اور کسی امر سے تعلق ہی نہیں رکھا۔ مزید براں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں ان کی فریاد و شیون کی آواز تمھارے کانوں کے پردے سے نہ ٹکرائے۔ تم نے وعدے کرنے کے بعد اور ان کے سبز باغ پیش نظر ہونے سے پہلے اپنی تحت کارروائیاں شروع کر دیں۔ اکثر جلا وطن کیے گئے۔ بعضوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ایک گروہ سے قید خانہ بھر دیا۔ اور اس طرح اپنے دل میں چھپے ہوئے کینے کا ایک دم اظہار کر کے اہل عراق سے ان امور کا مطالبہ شروع کر دیا کہ جس کی مدافعت واجب اور ہر عراقی پر فرض عین ہے۔

اب وہ بھی اپنے فرض کی انجام دہی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور میدان مدافعت میں نکل آئے جس پر تم نے نفس امارہ کی اطاعت میں عراق کو جمع ہونے اور حملہ کا مرکز بنا لیا۔ اب ملت عراق (مرتا کیا نہیں کرتا کے) اس خوفناک موقع پر جا پہنچی ہے جس کے نتیجۂ بد اور انجام حرام کو ہم نے قبل از وقت تمھارے ذہن نشین کرا دیا تھا۔ میں نے اور میرے سلف مرحوم آیۃ اللہ شیرازی نے جن کی مقدس ذات اور جن کے پاک و پاکیزہ نفس کے پردۂ عدم میں چلے جانے پر ہم سوگ نشین ہیں ان تمام پیش آنے والے واقعات کو جتا دیا تھا۔ بخلاف اس کے جن مصیبتوں اور بلاؤں نے تمام عراق کو امتحان میں ڈال رکھا ہے ان کو تم حضرت والا مرحوم و مغفور کے مقدس مشوروں کا نتیجہ بنا کر میرے داغ کو ہرا اور میرے غم کو از سر نو تازہ کر رہے ہو گویا تمھیں ان احکام و قواعد کی مطلق خبر نہیں جوان مرحوم نے اکناف و اطراف میں پھیلا دیے تھے اور جن میں صاف صاف سنجیدگی، خاموشی اور حقوق شرعی کی نسبت عاقلانہ مطالبہ کا حکم لازمی دیا گیا تھا۔ تم نے تمام شورش کو مرحوم کی ذات سے نسبت دے کر میرے جذبات کو خصوصاً اور تمام مسلمان آبادی کے جذبات کو عموماً زخمی کر دیا۔ مزید برآں امت مظلومہ کو اپنا غلام بنانے اور ان کے ہضم کیے ہوئے حقوق پر الٹا انھیں کو پامال کرنے کے لیے برباد کرنے والے اور آتشبار آلات جنگ کشتیاں بھر بھر کر بھیجنے شروع کر دیے۔ لشکر کو حرکت پر حرکت دی اور اپنے مقصد کو کامیاب بنانے کے لیے تم نے چوٹی کا پسینہ ایڑی پر بہا دیا باوجود ان تمام امور کے تمھارا دعویٰ ہے کہ تمھاری حکومت انصاف، ہمدردی اور دیانت داری سے درگزر کرنے کے تین ستونوں پر قائم ہے۔ بیشک کسی سلطنت کے وجود اور کسی تخت کے بقا کے لیے سب سے زیادہ زریں یہی تین اصول ہو سکتے ہیں لیکن تمھیں ان سے کیا سروکار کیونکہ تمھارے نزدیک تو محض لفظ ہی لفظ ہیں اور ایسے نام ہیں جن کا کہیں نشان نہیں۔ تمھارے ظلم و ستم نے تو ان کی بنیادیں متزلزل کر کے اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ جس انصاف کا جھوٹا دعویٰ ہے وہ اب کہاں ہے؟ جب

واپسی عراق کے مسئلے کا جواب تم اپنی گھن گرج توپوں سے دے رہے ہو جن کے ساتھ ہی ساتھ تمھاری دھمکیاں اور جھڑکیاں کرشمہ سازیاں دکھاتی ہیں۔ وہ تمھارے رحم و مروت اب کہاں سو گئے ؟ جب تمھارے لشکر کے پتھر سے زیادہ فولادی دل ایسے بڈھوں، خورد سال بچوں اور صنف نازک (عورتوں) پر بھی ترس نہیں کھاتے جن کے لیے تمام دنیا کی شریعتیں (اپنے الفاظ میں) سفارش کرتی ہیں۔ کہاں ہے وہ تمھاری حریت نوازی، کہاں ہے وہ مذہبی درانحالیکہ ایسے افعال ناشائستہ تو کوئی بھی روا نہ رکھے گا۔

آہ۔ وہ نجف جو اسلام کا فیہ۔ دین کا گہوارہ۔ (علی مرتضیٰ) کا مشہد۔ جائے عبادت مکتب عقل اور گوشۂ پرستش ہے اس کے چاروں طرف تم نے اپنا لشکر پھیلا دیا اور ہر طرف سے گھیر کر ہمارا گلا گھونٹ دیا۔ مسلسل چالیس رات سے زائد پے در پے تمھاری توپیں اس کے گرد گرجتی اور تمھاری گولیاں مدرسوں اور مسجدوں پر مینہ کی طرح برستی رہیں۔ زائرین حرم کا دم یہاں تک ناک میں آگیا کہ کثرت ہجوم سے دم گھٹ کر نکل جانے کو تھا اور اس تمام عرصہ میں انھیں مٹی ملے ہوئے شور پانی (کیچڑ) پر گزارہ کرنا پڑا۔

آہ۔ اس واقعۂ ہائلہ کو ابھی زمانہ نہ گزرنے پایا تھا کہ عراق کی سب سے محترم مسجد کوفہ پر تمھارے ہوائی جہازوں نے متواتر گولے برسائے اور مصروف عبادت (نمازی) مردوں پر گولیوں کی بارش ہوئی۔ اچھا خدا ہی مدد کرنے والا ہے۔ جو کارستانیاں تم نے کی ہیں ان کے غم میں سرزمین عراق آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے۔ اور اس کے ماتم میں انسانیت اشک غم بہا رہی ہے۔ سخت تعجب ہے کہ تم ان پریشانیوں کو جو دفع نہیں ہو سکتیں دور کرنا چاہتے ہو اور کہتے یہ ہو کہ ہم تمام عراق پر گرفت کرنا نہیں چاہتے بلکہ صرف اُن سے مواخذہ کرنا چاہتے ہیں کہ جن کے نام تمھارے خیال میں تمھیں ہمیں اور خود ان کو معلوم ہیں۔ تمھارا گمان ہے کہ وہ فسادی ہیں گویا تمھاری اصطلاح میں مطالبۂ حق کا نام فساد ہے۔ اور جو شخص حق کی طرف دعوت دیتا ہے اسے مفسد گردانتے ہو۔ دراں حالیکہ ہمیں سوائے اس کے

کسی فساد کا پتہ نہیں چلا کہ ہم اپنے حق کے طلب گار اور تم اس کی ممانعت کرنے والے ہو۔ تم نے عراقیوں کے پیسنے کے لیے جنگ کی چکی چلا رکھی ہے اور وہ بھی اپنے آپ کو، اپنے مال کو، اپنی عزت و آبرو کو بچانے کے لیے سینہ سپر ہو گئے ہیں۔ اگر تم نے ان کے حقوق ان کو دے دیئے ہوتے تو تمھارے اور ان کے خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ لیکن تم نے واقعہ کو اس طرح چاک چاک کر دیا ہے کہ کسی سوئی اور دھاگے سے رفو نہیں کیا جا سکتا۔ تم ہی اس کے باعث ہوئے اور تم پر ہی اس کا سوال عائد ہوتا ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ قبضۂ عراق کو بغیر کسی قید و شرط کے عراقیوں کے لیے چھوڑ دو اور ان کے کام میں کسی طرح کا دخل نہ دو۔ سپردگی عراق کے معاملہ میں تمھاری طرف سے کلی طور پر کوئی تشریح و توضیح نہیں کی گئی اور ہر صورت میں معاملہ مذکور ایک ایسا دقیق مسئلہ ہے (جو بذات خود) محتاج غور و فکر ہے۔ ہم خدا سے خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتے ہیں۔ (منقول از اعلان شائع کردہ ایڈیٹر فرات)

برادران ایمانی! جناب آقائے شریعتؒ کا آپ سے تعارف کرانا غیر ضروری ہے کیونکہ عموماً تمام دنیا کے اہل حل و عقد کا اس بات پر اجماع ہے کہ بعد جناب سرکار میرزا محمد تقی علیہ الرحمۃ آقائے موصوف ان کے صحیح جانشین اور اعلم علمائے دہر تھے۔ آپ نے جناب آقائے موصوف کی فریاد سُنی اور ہمیں یقین کامل ہے کہ اس نوحہ و فریاد کو سن کر آپ کا دل زخمی اور قلب بریاں ہو گیا ہو گا۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ کوئی گھر ایسا نہ ہو گا جہاں ارض مقدس نجف اشرف کی یہ درد بھری کہانی جناب آقائے شریعت کی زبانی سن کر شور ماتم نہ بلند ہو۔ ان واقعات کو سن کر ہر مسلمان کے دل میں یہ خیال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ ایسے مصیبت ناک وقت میں جب کہ جزیرۃ العرب پر غیر مسلمین اپنا قبضہ و اقتدار جمانے کی کوشش میں ہیں، جب کہ نجف اشرف کی علانیہ بے حرمتی، علماء و مجتہدین کی ہتک عزت و گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہوں۔ مساجد و مدرسوں پر بوچھاڑ، سادات، طلبا علم و مجاورین روضۂ اطہر

امیر المومنین علیہ السلام پر ۱۴ روز تک پانی بند کیا جا چکا ہو۔ جب کہ تمام حرمہائے محترم کا امن و امان (جس کا باقی رکھنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے) معرض خطر میں ہو۔ سنیئے اور گوش دل سے سنیئے ایسے وقت میں ہمارا دینی فریضہ۔ مذہبی حکم۔ شرعی تکلیف قرآن ناطق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قطعی فیصلہ اور آخری وصیت ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروریات دین سے ہے۔ (اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب) یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو (یہ حدیث متفق علیہ بین الفریقین ہے) شعائر خدا کی عظمت و حرمت کا حکم قرآن واحادیث و سیرۃ انبیاء سے مستنبط ہے (ومن یعظم شعائر اللہ فھو خیر لہ) شعائر خدا اور حرمہائے محترمہ کی حرمت کی حفاظت کیجیے قبل اس کے دشمنان دین کے ہاتھوں یہ مقامات مقدسہ برباد و تباہ ہوں اور فریاد کریں "آیا کوئی مسلمان ایسا ہے جو حرم رسولؐ۔ حرم امیر المومنینؑ، حرم ائمہ کرام سے دشمنان دین کے ہجوم کو دفع کرے۔ برادران ملت! اسی غرض شرعی، مقصد دینی و فریضۂ مذہبی کو پورا کرنے کے لیے انجمن خدام عتبات عالیات کی بنا کی گئی ہے۔ آئیے ہم آپ سب مل کر اپنے تمام تفرقوں کو مٹا کر خدا کے مستحکم رشتہ کو مضبوطی سے پکڑیں (واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا)۔ اور اسی متحدہ قوت سے متوکلاً علی اللہ حسب وصیت رسولؐ دشمنان دین کو خانۂ کعبہ و حرم رسول و تمام عتبات عالیات سے دفع کریں۔ آیئے اور خدمت عتبات عالیات کا شرف حاصل کیجیے۔ اس انجمن کی ممبری کو منظور فرمایئے اور ایک جا جمع ہو کر وصیت رسول کی تعمیل۔ حرمہائے محترمہ کی حفاظت اور دشمنان دین کے دفع کرنے کی تدبیروں پر غور کیجیے۔

(سیکریٹری انجمن خدام عتبات عالیات لکھنؤ)

ذیل کا خط جناب مولانا مولوی عبد الباری صاحب نے پریسیڈنٹ شیعہ کانفرنس لکھنؤ

جلسہ کانفرنس کی تاریخوں میں اس غرض سے بھیجا تھا کہ شیعہ پبلک کو قصبہ طریج (عراق) کے مظالم سے اطلاع دے دی جائے۔ لیکن پریسیڈنٹ صاحب نے بمصلحت ملک و ملت کو آگاہ کرنے سے دریغ کیا۔ جناب مولانا نے اب ہم کو اجازت دی ہے کہ ہم آپ کی تحقیق کو عام طور سے پیش کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً ومصلیاً ومسلماً

جناب محترم زیدت معالیہ

بعد سلام عرض ہے کہ جناب کی صدارت میں ایک اجتماع عظیم مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ چند قطعات عکسی فتوے کے ارسال خدمت ہیں اگر مناسب ہو تو شایع فرما دیجیے۔ ان سے احکام علمائے فریقین کے دربارۂ اتحاد و ارتباط بین المسلمین معلوم ہوتے ہیں۔

المحترم پر پوشیدہ نہیں ہے کہ جو واقعات عالم اسلامی میں رونما ہوئے ہیں ان سے کس قدر عبرت ناک سبق ملا ہے۔ حال کے واقعات جو بعض معتبرین سے مسموع ہوئے ہیں قلق ہوتے ہیں۔ اگر جناب مناسب سمجھیں تو ایسی تحریک کریں جن سے ان واقعات کی تحقیق ہو اور اگر محقق ہو جاویں تو اُن کا تدارک ہو۔ بندہ اپنے فرض تبلیغ سے بحمداللہ سبکدوش ہوتا ہے زیادہ سلام مسنون فقط

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ

(معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے) کہ مقام طریج کا واقعہ شدید ترین وقائع سے ہے۔ انگریزی فوج جس میں ہندوستانی زائد تھے، اس مقام پر پہنچی۔ محراب جہاں بعض روایات سے دفن حضرت امیر علیہ السلام ہے اور مقام شہادت بالاتفاق ہے اور وہ محراب محاذیں منبر شریف کے ہے اس کو دروازہ بنانے کی غرض سے گولہ سے اڑا دیا کہ وہ بھی برباد ہوئی اور منبر بھی

تہید ہوا۔ سیلاب عظیم نے فوج ہندی کے وہ مظالم کیے جن کی تفصیل بیان کرنا ناممکن ہے۔
مختصراً یہ ہے کہ مرد کو خواہ جوان ہو یا پیر ضعیف ہو یا صغیر سب کو نشانۂ بندوق بنایا۔
مکانات میں گھس گئے نفیس اموال خود لوٹ لے گئے۔ کاٹ کواڑ صحن مکان میں جمع کر کے
آگ لگا دی۔ جب آگ سے مکان جلنے لگا تو عورتیں مخدرات محترمات شرفا بلد باہر نکل
آئیں جن کے ساتھ سخت بے حیائی اور بہیمیت کا برتاؤ کیا۔ ایک جماعت کو عورتوں کی پکڑ
لیا۔ کئی دن تک ان کی عصمت دری ہوتی رہی اور جب مدت گذری تو جو پسند آئیں وہ رکھ
لی گئیں جو ناپسند ہوئیں وہ نکال دی گئیں جن میں سے بہت مفقود الخبر ہیں معلوم نہیں انھوں
نے جان دے دی یا کیا کیا۔ بعض کو تو ان کے خاوندوں نے نہیں قبول کیا۔ جب یہ حالات
کربلا کے لوگوں نے سنے اور ان کو بہیمیت معلوم ہوئی تو ان لوگوں نے گھبرا کے محض اسی شرط
پر کہ ایسے حرکات نہ کیے جائیں مصالحت کرنے کی درخواست کی حالانکہ کئی بار پہلے کانس کی
خواہش کے باوجود انکار کر چکے تھے۔ کربلا میں یہ لوگ داخل ہوئے یہ مظالم نہیں کیے مگر چیدہ
سربرآوردہ حضرات کو قتل و قید و شہر بدر کرنے سے دریغ نہیں کیا۔
ہندوستانی سیہ کار فوج ان حرکات میں آگے رکھی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب عراقی
ہندوستانیوں سے قطعی نفرت رکھتے ہیں۔ ہم نے بہت سمجھایا کہ یہ عداوت ڈلوانے کی صورتیں
ہیں۔ آج تم پر یہ مظالم ہندیوں سے کرائے گئے ہیں کل تم سے عراقیوں پر کرائے جائیں گے
اسی طرح حکومت کی جائے گی مگر جو دل جلے ہیں ان کو کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی سمجھایا گیا کہ تیس
کروڑ کی آبادی میں سیکڑا پیچھے ایک شخص سے کم یہ حیوان خصلت انسان صورت اشخاص ہیں
اور جس قدر ہیں نہ اس قدر شہوت پرست ہیں نہ بے حیا ہیں مگر وہ قلیل جماعت ہیں۔ عراق
کی پوری آبادی بلکہ جنگ کے قابل لوگوں سے کئی گنی زائد ہے اس کا علاج ہم بے دست و پا
نہیں کر سکتے ہیں۔ اللہ رحم فرمائے۔

۶ر مارچ کے جلسہ کے مشتہرین سے چند اشخاص جن کے نام درج ذیل ہیں ۱۰ مارچ کو ۷ر بجے شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں حسب الطلب جناب گورنر صاحب ہزایکسلنسی کے روبرو پیش کیے گئے۔ (۱) سید آغا حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا (۲) سید عابد حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا (۳) حکیم سید امیر حسین صاحب (۴) حکیم سید علی صاحب آشفتہ (۵) سید محمد نواب صاحب (۶) فرخ مرزا صاحب وکیل (۷) حکیم مظفر حسین صاحب۔

ہزایکسلنسی نے وہ تار پڑھا جو نجف اشرف کی گولہ باری کے متعلق گورنر صاحب کی اس تحقیق کے جواب میں موصول ہوا تھا کہ لکھنؤ کے مسلمان ان واقعات کو جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں تشویش اور رنج کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس تار میں یہ لکھا تھا کہ نجف اشرف پر گولہ باری کا ہونا اور مجتہدین کا زہر سے مارا جانا محض غلط ہے بلکہ مجتہدین ایسے سن رسیدہ تھے کہ ان کا اپنی موت سے مرنا شبہ کے قابل نہیں ہے۔ سید آغا حسین صاحب نے اس تار کے سننے کے بعد مناسب الفاظ میں تقریر کی جس میں انھوں نے گورنر صاحب سے کہا کہ نجف اشرف پر گولہ باری محض اخبارات ہی سے نہیں معلوم ہوئی بلکہ دیگر ذرائع سے بھی یہ خبر سنی گئی ہے۔ فنانس ممبر (مسٹر پورٹر) نے اثنائے تقریر میں کہا کہ ۱۹۱۸ء میں مَیں عراق میں موجود تھا۔ اس وقت جو ایک ذمہ دار شخص کی حرکت کے نتیجہ میں واقعہ پیش آیا تھا وہ اس قدر تھا کہ شہر پناہ کی دیوار اور چند اس سے ملحق مکان گولہ باری سے مجروح ہو گئے تھے اور اس قدر خفیف صدمہ پہنچا تھا جن کی چند گھنٹوں میں مرمت ہو سکتی تھی لیکن یہ جگہ روضۂ مبارک سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ سید عابد حسین صاحب نے کہا کہ بغیر شرعی طریقے کی شہادت کے اس معاملہ میں پورا اطمینان مسلمانوں کو غالباً نہیں ہو سکتا۔ ہوم ممبر (جناب راجہ صاحب محمود آباد) کے جواب میں سید عابد حسین صاحب نے فرمایا کہ ایک وفد جس کو مسلمان منتخب کریں اس وفد کو گورنمنٹ اپنی نگرانی اور حفاظت میں نجف اشرف بھیجنے کا انتظام فرمادے تاکہ وہ تحقیقات برمحل کے بعد مسلمانوں کو واقعات

کی اطلاع دے۔ اس کے جواب میں ہزایکسلنسی نے فرمایا کہ اس تجویز کی منظوری و نامنظوری میرے اختیار سے باہر ہے لیکن میں گورنمنٹ آف انڈیا سے تحریک کروں گا کہ آپ کو وفد بھیجنے میں آسانی ہو۔ اس کے بعد آغا حسن صاحب نے جو تقریر کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم لوگ محض نجف اشرف پر گولہ باری سے متاثر نہیں ہوئے ہیں بلکہ مسجد کوفہ اور سہلہ پر گولہ باری اور اوّل الذکر مسجد میں انگریزی فوج کا قیام جس سے اسلام کی سخت بے حرمتی متصور ہے ونیز انہدام روضہ حضرت مسلم اور حضرت ہانی علیہما السلام ایسے واقعات نہیں ہیں، جو ہمارے جذبات مذہبی کے قابل برداشت ہوں۔ علاوہ بریں جزیرۃ العرب بید سوائے مسلمانوں کے کسی کا قبضہ ہمارے عقائد مذہبی کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر شیعہ فرقہ کے سربرآوردہ مجتہدین نے اس معاملہ میں دفاع کا حکم فرمایا تھا۔ جو بات عامۃ المسلمین کو برانگیختہ اور مغموم کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک جزیرۃ العرب اور مقامات مقدسہ ترکوں کے قبضہ میں رہے کسی قسم کی بے ادبی صدیوں سے سنائی نہیں دی لیکن سلطنت برطانیہ کے چند دنوں کے قبضہ میں ایسے واقعات پیش آئے جو نہایت دل شکن ہیں۔ یہ واقعہ مسلمانوں کو ترکوں کا زیادہ طرف دار بناتا ہے۔ ہزایکسلنسی نے آخر میں کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ ہندوستان کی گورنمنٹ کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن نہ پھیلائیں گے جس کے جواب میں کہا گیا کہ ہمارا کام ایجی ٹیشن پھیلانا نہیں ہے مگر ہم لوگ مذہب کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے ہیں۔

آغا حسین بیرسٹر بقلم خود	سید محمد نواب بقلم خود	فرخ مرزا وکیل بقلم خود
حکیم سید علی آشفتہ بقلم خود	حکیم سید مظفر حسین بقلم خود	سید عابد حسین بیرسٹر
	حکیم سید امیر حسین۔	

ذیل کا ترجمہ اُس عکسی فتاوے سے حاصل کیا ہے جو ہمارے پاس بحفاظت موجود ہے چونکہ عکسی فتوائے عربی میں ہے اس لیے ہم صرف اس کا ترجمہ شائع کرتے ہیں۔ یہ وہ فتاوی

ہیں جو مستبدہ (شخصی)، و مسروط (جمہوری) نزاع کے وقت اہل ایران اور عامہ مسلمین کے لیے علمائے اسلام کی طرف سے شائع کیے گئے تھے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُس خدا کی تعریف کہ جو عالم کا پیدا کرنے والا ہے اور رسول اللہ خاتم النبیین و آل و اصحاب پر درود کے بعد معلوم ہو کہ ہم نے دیکھا ہے کہ اختلاف فرقۂ خمسہ اسلامیہ کا بعض اُن چیزوں میں جو اصول دین سے متعلق نہیں ہیں اور طبقات دین کا تعرقہ یہی سبب ہے انحطاط دول اسلام کا اور اسی اختلاف کی وجہ سے اجنبی ممالک اسلامیہ پر قابض ہو گئے ہیں لہٰذا بغرض حفاظت کلمۂ جامعۂ دینیہ شیعہ جعفریہ سے ان مجتہدین نے جو رؤسا ہیں، اور علماء اہل سنت سے آں حضرت نے جو دارالسلام میں مقیم ہیں متفقاً فتویٰ دیا ہے کہ اسلامی رشتہ سے تمسک بموجب فرمان الٰہی واجب ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ اور جمیع مسلمین پر واجب ہے کہ سب مل کر اتحادی قوت سے بیضۂ اسلام اور جمیع ممالک اسلامیہ عثمانیہ وایرانیہ کے تصرفات دول اجنبیہ سے اور خارجی سلطنتوں سے حفاظت کریں اور ہم سب کی متحداً اور متفقاً یہ رائے ہے کہ حفاظت حوضۂ اسلامیہ میں اپنی کل قوتوں کو صرف کریں اور جس خدمت کی ضرورت بحسب مقام ہو اس میں دریغ نہ کریں کیونکہ ہم کمال اتحاد دولتین اسلامیین پر وثوق رکھتے ہیں اور اس امر پر وثوق رکھتے ہیں کہ ایک دولت دوسری دولت کی حفاظت کرتی رہے گی اور مملکت ایرانیہ کو اعلان کیا جاتا ہے کہ حفاظت دولت عثمانیہ اور اس کی ممالک کی نگرانی اجنبیوں کے قبضہ سے اور حدود ممالک اسلامیہ کی خیانت اجنبیوں کی مداخلت سے واجب ہے پس مسلمین کو آپس میں یوں ہو جانا چاہیے (اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اور ہم عامۂ مسلمین کے لیے جن میں رشتۂ اخوت قرار دیا ہے اعلان کرتے ہیں کہ ان امور سے جو کہ نزاع و فساد کا باعث ہوں اجتناب واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ سب مل کر اپنی

اپنی کوششوں کو حفاظت ناموس ائمہ میں صرف کریں اور باہمی مدد اور ایک دوسرے کی دستگیری اس طرح کریں کہ اُن کے عمدہ برتاؤ سے اتفاق میں خلل نہ ہو تاکہ حفاظت پرچم شریف محمدیہ ہو جائے اور دولت عثمانیہ غیر کی دستبرد سے محفوظ و مامون رہ سکے۔ حق تعالے دونوں دولتوں کی شوکت بتصدق محمد صلعم و اصحاب محمدؐ ہمیشہ قائم رکھے۔

الاقل محمد حسینی طائری مازندرانی۔ اقل خدام الشریعۃ شیخ نور اللہ اصفہانی۔ الراجی اسمٰعیل بن صدر الدین شیخ الشریعۃ اصفہانی۔ خادم الشریعۃ المطہرہ عبداللہ الازندرانی۔ خادم الشریعۃ الغرا محمد حسین القزوینی۔ اقل خدام الشریعۃ المقدسہ محمد کاظم خراسانی۔ الاقل علی بن الشیخ کاشانی۔

سرکار شریعت مدار ملاذ العلماء راس الفقہاء رئیس المحققین صدر الملت والدین، ممتاز العلماء مولانا مولوی سید ابو الحسن عرف مولانا منن صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان خلف حضرت شمس العلماء مولانا مولوی سید ابراہیم صاحب اعلی اللہ مقامہ لکھنؤ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین (۱) جزیرۃ العرب کو یہود و نصاریٰ کے قبضہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی حد تمکن کے اندر کوشش کرنا ہر مسلم کا فرض ہے یا نہیں۔

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ ہاں فرض ہے فقط حررہ الاقل ابو الحسن النقوی بقلمہ

(۲) اماکن مقدسہ کا احترام قائم رکھنے کے لیے جد و جہد کرنا شرعاً واجب ہے یا نہیں۔

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ واجب ہے فقط۔ حررہ الاقل ابو الحسن النقوی بقلمہ

(۳) اُن کفار سے جو دشمن اسلام ہیں ترک اعانت کرنا فرض ہے یا نہیں۔

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ وہ اعانت غیر مسلمین کی جس سے تقویہ باطل ہو یا اضمحلال اسلام ہو یقیناً حرام ہے مگر بضرورت شرعیہ اور اگر کوئی شخص اس قسم کی اعانت کرتا ہو بشرطیکہ ضرورت شرعیہ سے نہ ہو تو یہ واجب ہے، اور ترک اس کا ہر فرد مسلم پر فرض ہے فقط۔

حررہ الاقل ابو الحسن النقوی بقلمہ

(۴) موجودہ سرکاری عدالتوں میں ملازمت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ وہ ملازمتیں حکام جور وغیر مسلمین کی جن سے تقویۂ باطل ہو اور اضمحلال اسلام ہو بدون ضرورت شرعیہ حرام ہیں فقط

حررہ الاقل ابوالحسن النقوی بقلمہ

(۵) موجودہ سرکاری عدالتوں میں وکالت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ وکالت وپیروی محکمہ جات غیر مسلمین وحکام جور میں بدون ضرورت شرعیہ جائز نہیں ہے فقط۔

حررہ الاقل ابوالحسن النقوی بقلمہ

(۶) کفار کے ساتھ ایسے ذرائع کا قائم کرنا یا رکھنا (مثل تجارت وغیرہ) جن سے ان کی تقویت ہوتی ہو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ وہ امور جن میں تقویۂ باطل ہو اور اضمحلال اسلام ہو قطعاً حرام ہیں۔

یہ سب مسائل ہم نے تفصیل سے اپنے رسالہ طریق میں لکھ دیے ہیں بہتر ہوگا کہ اسی رسالہ کی طرف رجوع کی جائے فقط۔

حررہ الاقل ابوالحسن النقوی بقلمہ

ذیل کے واقعات موثق حضرات سے معلوم ہوئے۔ خاکسار سیکریٹری انجمن خدام عتبات عالیات لکھنؤ اپنا فرض سمجھ کر ان کو شائع کرتا ہے۔

(۱) نجف اشرف کے حصار کی دیوار گولہ باری سے شکست ہوگئی ہے اور تاحال منہدم ہے۔

(۲) باب الساعۃ یعنی خاص احاطہ روضہ مطہرہ کے دروازہ کی نسبت مشہور تھا کہ گولیوں کی کثرت سے مشبک ہوگیا ہے۔ جناب نے اس کے متعلق جواب دیا کہ جب میں گیا ہوں تو میں نے کوئی نشان

نہیں پایا۔ ممکن ہے کہ کوئی مرمت کر دی گئی ہو اس لیے کہ اس وقت تک اس کا مجروح حالت میں رہنا خارج از امکان ہے۔

(۲) جناب ممدوح نے بیان فرمایا کہ نجف اشرف کا محاصرہ اس وجہ سے عمل میں آیا تھا کہ ایک انگریز افسر نے کسی عرب کو گالی دی تھی (غالباً صاحب بہادر عرب کو ہندوستانی سمجھے تھے۔ سیکریٹری ایش) میں عرب نے انگریز کو مار ڈالا۔ انگریزوں کی طرف سے قبائل کا مطالبہ ہوا۔ وہاں کے شیوخ نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ اثنائے محاصرہ میں پانی اہل شہر تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ پانی بند ہونے سے شہر بھر تکلیف میں مبتلا تھا۔ لوگ بچوں کے لیے پانی وغیرہ رکھتے تھے اور خود پیاسے رہتے تھے۔ جب وہ پانی بھی ختم ہو گیا تو خدا کی قدرت سے بارش ہوئی اور اس قدر پانی برسا کہ لوگوں نے تمام ظروف بھر لیے۔ دو امر اور بھی ظاہر ہوئے جن کو معجزہ کہنا چاہیے۔ کسی شخص نے سرکار سید کاظم طباطبائی اعلی اللہ مقامہ کو چاول تقسیم کرنے کے لیے بھیجے تھے۔ ان میں اتنی برکت ہوئی کہ ہر شخص کے گھر پر آدمی جاتا اور پوچھتا تھا اور گھر کے جتنے آدمی ہوتے تھے اسی حساب سے چاول دیتا تھا تا ایام محاصرہ وہ ختم نہ ہوئے۔ دوسرے ایک بقال بہت ہی معمولی حیثیت کا آدمی تھا۔ اس نے ہر صاحب حاجت کو خرمہ دینا شروع کیے اور جس مقدار میں جس کسی نے مانگے اس نے دیئے۔ نقد بھی۔ قرض بھی۔ مفت بھی۔ تا رہنے محاصرہ وہ برابر تقسیم کرتا رہا۔

(۴) مسجد کوفہ پر طیاروں سے بم پھینکے گئے۔ تین چار مصلے مسمار ہو گئے۔ وہاں کے جرائد نے اس پر صدائے احتجاج بلند کی تو کہا ہم جانتے نہ تھے کہ یہ مسجد ہے مگر اس کی تردید کی گئی اور کہا گیا کہ تم ضرور واقف تھے۔ مسجد کوفہ ایسی چیز نہیں ہے جس کو کوئی شخص نہ سمجھ سکے۔

(۵) روضۂ حضرت مسلم جناب ممدوح نے مجروح نہیں دیکھا۔

(۶) فرمطہر حضرت عباس کی نسبت جناب نے فرمایا کہ مجھے کوئی علامت گولہ باری وغیرہ کی معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ مجھ سے جناب ملا محمد مہدی صاحب نے فرمایا کہ اس کی چھت دوہری ہے اوپر والی سقف پر آثار گولیوں کے موجود ہیں۔

(۷) روضۂ حضرت عباس علیہ السلام (واقعہ کربلائے معلّیٰ) کے پاس ایک مکان گولیوں سے منہدم پڑا موجود ہے۔ یہ مکان اس غرض سے بحال چھوڑ رکھا ہے کہ آنے جانے والے اس کو دیکھیں (۸) علماء کچھ تو گرفتار کیے گئے ہیں اور کچھ از خود چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آقا مرزا مولانا محمد رضا شیرازی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ ایران نے ان کو مانگ لیا۔ جناب آقا سید حسن صدر مدظلہٗ کے صاحبزادے گرفتار کیے گئے۔ جناب صدر اپنے قول کے دھنی اور دینی امور میں مصائب کی پروانہ کرنے والے ہیں کہ صاحبزادے کی گرفتاری سے متاثر نہ ہوئے اور خدمات دینی برابر انجام دے رہے ہیں۔ البتہ ان کے بچے اور عیال نہایت مضطرب ہیں۔

(۹) طلباء اور عام مومنین (جن میں یتیم بچے۔ بیوائیں اور ضعفا شامل ہیں) نہایت تکلیف میں مبتلا مگر اتنے غیور ہیں کہ فاقہ پر فاقہ کرتے ہیں اور دست سوال دراز نہیں کرتے ہیں۔ سامرہ کے طلباء نے مجھے ایک عرضی دی اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے ان کی خدمت کی۔ لیکن اس وقت لوگوں کو چاہیے کہ ان کی اعانت کریں۔ مومنین کو چاہیے کہ ان کی مدد کریں۔ اس خیرات میں دوسری خیرات سے زیادہ ثواب ہے۔ جو کچھ نذر کریں وہ ان کے لیے کریں کہ یہ طریقہ خیرات بہت بہتر ہے۔

یہ مجمل حالات جن امور کی جانب اشارہ کر رہے ہیں وہ صاحبان فہم سے پوشیدہ نہ ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ عراق اور اہل عراق پر جو مصائب گزرے ہیں ان کی تفصیلی اطلاع یہاں کے لوگوں کو نہیں ہے۔ آہ! جوار ائمہ معصومین کے رہنے والے محض حفاظت خود اختیاری کی بدولت اس درجہ ذلیل و خوار تباہ و پریشان روزگار کر دیے گئے ہیں کہ ماہیان و مرغان ہوا ان پر گریہ و بکا کرتے ہیں۔

اے عراق کے رہنے والو! ہم سچ کہتے ہیں کہ تمھارے مصائب کی اطلاع اس وقت پہنچی جب کہ ان مصائب کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ ہم علمائے عراق کثر اللہ امثالہم سے بھی معذرت کرتے ہیں۔ طلبا سے بھی۔ مظلوم یتیم بچوں سے بھی بے خانماں بیوہ خواتین سے بھی۔ کیا کریں قوت نہیں رکھتے طاقت نہیں رکھتے۔ اختیار نہیں رکھتے۔ مجبور ہیں۔ معذور ہیں۔ صرف اس قدر امکان میں ہے کہ جو کچھ ہمیں میسر ہے اس میں تمھیں بھی شریک کر لیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔